سوال

(48) دودھ بینکوں کے دودھ کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

برطانی کے ہسپتالوں میں ناقص الخلقت نوزائیدہ بچوں کو دودھ بینکوں کا دودھ پلایا جاتا ہے جو کہ ان کی صحت کے لیے ضروری ہے ، کیا ایسے دودھ سے رضاعت ثابت ہوجاتی ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس موضوع پر جرمنی میں مقیم ایک عرب عالم نے ، جو کہ ماہر فلکیات ، طب اور طبیعات ہیں ، سیر حاصل بحث کی ہے ، ڈاکٹر محمد ہواری کے نام سے معروف ہیں ۔ ذیل میں ان کی بحث کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے :

ماں کا دودھ کی افادیت کا انکار نہیں کیا جاسکتا ، خاص طور پر ان بچوں کے لیے جو قدرتی ولادت کی مدت سے قبل پیدا ہوجاتے ہیں ۔ ان کے لیے ماں کا دودھ نہ صرف امراض کے مقابلے میں قوت برداشت پیدا کرتا ہے بلکہ اعضائے تنفس اور اعضائے ہضم کو لاحق ہونے والے التہامات سے بھی بچاتا ہے ۔ ماں کے دودھ میں زِنک کی بھی ایک خاص مقدار پائی جاتی ہے جو گائے بھینس کے دودھ میں نہیں پائی جاتی ، انھی وجوہات کی بنا پر دودھ کے بینک کا تصور ابھرا اور 1910ء میں بوسٹن (امریکہ) میں پہلا دودھ کا بینک قائم کیا گیا ۔ ایسے بینکوں میں ان عورتوں کا دودھ محفوظ کیا جاتا ہے جو ولادت کے قریب ہوں یا اپنے بچوں کو دودھ پلا رہی ہوں اور ضرورت سے زائد دودھ دینے پر تیار ہوں ۔ اس دودھ کی دو قسمیں ہیں :

1 ۔ ماں کا دودھ جو اس کے اپنے بچے کو پلانے کے لیے محفوظ کیا جاتا ہے ۔

2 ۔ کسی بھی عورت کا دودھ جس کے ساتھ کسی دوسری عورت کا دودھ بھی ملایا جاسکتا ہے اور کسی بھی ضرورت مند بچے کو دیا جاسکتا ہے ۔

چونکہ دودھ سے رضاعت کا حکم ثابت ہوتا ہے جیسے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے : '' رضاعت سے بھی وہ حرمت ثابت ہوتی ہے جو کہ نسب سے ثابت ہوتی ہے ۔ '' ،

اس لیے دودھ کی بینکوں کے بارے میں بین الاقوامی اسلامی فقہ کونسل کے اجلاس منعقدہ جدہ (سعودی عرب) بتاریخ دسمبر 1985ء میں یہ فیصلہ رقم کیا گیا ۔ اس موضوع پر تفصیلی بحث سے مندرجہ ذیل نکات سامنے آئے :

(1) دودھ بینکوں کا تجربہ مغربی ممالک میں کیا گیا اور جوں جوں اس کے منفی پہلو سامنے آتے گئے ، اس کا استعمال کم ہوتا گیا ۔

(2) اسلام میں رضاعت سے حرمت ثابت ہوتی ہے اور شریعت میں نسب کی حفاظت ایک مقصد کی حیثیت رکھتی ہے ، جبکہ دودھ بینکوں کا استعمال نسب کو ضائع کرسکتا ہے یا اس

سلسلے میں شکوک وشبہات کو جنم دے سکتا ہے۔

(3) عالم اسلام میں اجتماعی طور پر ایسے روابطہ پائے جاتے ہیں جن کے ذریعے سے ان بچوں کو ضرورت کی مطابق قدرتی رضاعت مہیا کردی جاتی ہے جو یا تو ناقص الخلقت ہوں یا کم وزن ہوں یا انسانی دودھ کے خاص طور پر محتاج ہوں، اس لیے عالم اسلام میں دودھ بینکوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

(4) اس لیے کونسل یہ فتویٰ دیتی ہے کہ عالم اسلام میں دودھ بینکوں کے قیام کو ممنوع قرار دیا جائے اور اگر ان بینکوں سے استفادہ کیا گیا ہو تو اس سے رضاعت کی بنا پر حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔

لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ مغرب میں مقیم مسلمانوں کے لیے اس مسئلہ میں مزید بحث اور تحقیق کی گنجائش ہے، وہ اس لیے کہ دودھ بینکوں کی تعداد میں کمی نہیں بلکہ اضافہ ہو رہا ہے۔

رضاعت کے بارے میں شرعی احکام کا خلاصہ یہ ہے: رضاعت اس عمل کا نام ہے جس کے نتیجے میں ایک بچے کے معدے میں عورت کا دودھ پہنچتا ہے اور بقول جرجانی: ''رضاعت نام ہے بچے کا مدت رضاعت میں ایک عورت کی چھاتی سے دودھ کا چوسنا۔،،

رضاعت کا حکم: ارشاد الٰہی ہے:

وَأُمَّهَـٰتُكُمُ ٱلَّـٰتِىٓ أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَٰتُكُم مِّنَ ٱلرَّضَـٰعَةِ ﴿٢٣﴾... سورة النساء

''(اور حرام ہیں تم پر) تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور رضاعت کی وجہ سے تمہاری بہنیں۔،، (النساء 4 23)

نبی ﷺ نے حضرت حمزہ کی بیٹی کے بارے میں کہا: ''یہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔،، (صحیح البخاری، الشھادات، حدیث: 2645 و صحیح مسلم، الرضاع، حدیث: 1447-1446)

رضاعت کی شرائط:

جمہور کے نزدیک جس رضاعت سے حرمت ثابت ہوتی ہے، وہ ولادت کے بعد شروع کے دو سال ہیں، جس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَٱلْوَٰلِدَٰتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَـٰدَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ۖ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ ٱلرَّضَاعَةَ ﴿٢٣٣﴾... سورة البقرة

''مائیں اپنی اولاد کو دو سال کامل دودھ پلائیں جن کا ارادہ دودھ پلانے کی مدت بالکل پوری کرنے کا ہو،،

(سورہ البقرہ 2:233)

اور ارشاد فرمایا:

حَمَلَتْهُ أُمُّهُۥ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُۥ وَفِصَـٰلُهُۥ ثَلَـٰثُونَ شَهْرًا ﴿١٥﴾... سورة الاحقاف

''اس کے حمل کا اور اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے کا ہے۔،، (الاحقاف 46 15)

حضرت عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لارضاع الا شد العظم وانبت اللحم»

''رضاعت وہی معتبر ہے جو ہڈیوں کو مضبوط بنائے اور گوشت کو اگائے۔،،

حضرت عائشہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے گھر داخل ہوئے، جہاں ایک آدمی موجود تھا تو نبی ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، جس پر انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! یہ تو میرا رضاعی بھائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھی طرح دیکھ بھال کرلو کہ تمہارے بھائی کون ہیں، اس لیے کہ رضاعت کا اعتبار بھوک (دودھ کی حاجب) کے زمانے سے ہوتا ہے۔،،

حرمت کے لیے کتنی دفعہ دودھ پیا جائے؟ :

اہل علم کی آراء میں سے ایک رائے یہ ہے کہ چاہے تھوڑا دودھ پیا جائے یا زیادہ، حرمت ثابت ہوجاتی ہے، اس لیے کہ قرآن میں رضاعت کا لفظ مطلق وارد ہوا ہے۔

دوسری رائے یہ ہے کہ کم سے کم تین دفعہ پیا جائے۔ تیسری رائے یہ ہے کہ کم سے کم پانچ دفعہ پیا جائے۔

ہمارے نزدیک تیسری رائے راجح ہے، جس پر امام شافعی اور امام احمد کا عمل ہے۔ اس کی دلیل حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث ہے: 'قرآن میں دس دفعہ دودھ پینے کا ذکر تھا، جس سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے، پھر یہ حکم پانچ دفعہ پینے کا حکم آنے سے منسوخ ہوگیا۔،، (صحیح مسلم، الرضاع: حدیث 1452)

ایک دفعہ سے کیا مراد ہے؟ :

اس سے مراد بچے کا چھاتی سے اس وقت تک دودھ پینا ہے جب تک کہ وہ بغیر کسی رکاوٹ کے اپنا منہ نہ ہٹالے، رکاوٹ کا مطلب ہے کہ سانس لینے کی بنا پر یا بطور کھیل یا دودھ پلانے والی کے خود اسے ہٹانے کے بغیر اس نے اپنی مرضی سے دودھ چھوڑ دیا ہو۔ اس طرح اگر پانچ مرتبہ دودھ پیے تو حرمت ثابت ہوگی۔

رضاعت سے کون کون سے رشتے ثابت ہوتے ہیں؟ :

بچے نے جس عورت کا دودھ پیا ہے وہ اس کی رضاعی ماں اور اس کا شوہر اس کا رضاعی باپ کہلائے گا، یعنی ایسی عورت سے نکاح کرنا جائز ہوگا اور اس کے ساتھ خلوت میں بیٹھنا یا سفر کرنا جائز ہوگا، اس کے علاوہ اس بچے کی اولاد اور اولاد کی اولاد کا رشتہ بھی رضاعی ماں سے بحیثیت دادی یا نانی قائم ہوجائے گا۔

دودھ پلانے والی عورت کے اور اس کے شوہر (جس کی وجہ سے دودھ اترا ہے) کے بچے دودھ پینے والے بچے کے رضاعی بھائی اور بہن کہلائیں گے۔ ان دونوں کی اولاد کی اولاد رضیع (دودھ پینے والے بچے) کے لیے بمنزلہ بھائیوں اور بہنوں کی اولاد ہوگی۔

دودھ پلانے والی کے بھائی اس دودھ والے بچے کے ماموں اور اس کی بہنیں اس کی خالائیں ہوں گی۔ اس کے شوہر کا باپ اس کا دادا اور ماں اس کی دادی ہوگی۔ اس کے شوہر کے بھائی اس کے چچا اور بہنیں پھوپھیاں ہوں گی۔

اس کے تمام اقرباء جیسے نسب میں اس کے رشتہ دار ہیں اس بچے کے بھی رشتے دار ہوں گے۔

لیکن رضیع (دودھ پینے والے بچے) کے ماں باپ، بھائی بہن چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی کا مرضعہ (دودھ پلانے والی) کے ساتھ کوئی حرمت کا رشتہ نہیں ہوگا، یعنی مرضعہ اس بچے

کے باپ، بھائی چچا، ماموں سے نکاح کر سکتی ہے۔

اس طریقے سے اس کا شوہر بچے کی ماں، بہن، خالہ، پھوپھی سے نکاح کر سکتا ہے اور اس طرح اس عورت کے بچے یا اس کے شوہر کے بچے، رضیع کے بہن بھائیوں سے رشتہ ازدواج قائم کر سکتے ہیں۔

دودھ بینکوں کے بارے میں دوسرا نقطہ نظر:

موجودہ دور کے ایک فاضل عالم (ڈاکٹر یوسف قرضاوی) کی رائے میں دودھ بینک سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی، ان کے دلائل کا خلاصہ یہ ہے:

1۔ کیا رضاعت کا سبب صرف ہڈیوں کا مضبوط بنانا اور گوشت کا اگانا ہے؟ اگر اسے سبب مانا جائے تو پھر کسی بھی خاتون کے خون کے عطیہ کے بارے میں کیا کہا جائے گا، وہ اس لیے کہ خون سے دودھ کی نسبت زیادہ قوت اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ بقول ابن حزم قرآن نے دودھ پلانے والی کو ماں (امہات) سے تعبیر کیا ہے جس سے صرف دودھ کا حاصل کرنا مراد نہیں بلکہ ماں کی شفقت اور اس کے جسم سے لپٹ کر دودھ پینے کی کیفیت کا بھی اظہار ہوتا ہے اور یہ بات اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جب بچے نے خاتون کی چھاتی سے لگ کر دودھ پیا ہو، نہ کہ دودھ ایک بوتل میں انڈیل کر اسے پلا دیا ہو یا بطور حقنہ (انجکشن) اس کے جسم میں داخل کیا گیا ہو۔

(1) دودھ کے بنک سے رضاعت کا اس فطری رضاعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(2) اس بات میں بھی شک ہے کہ دودھ کس عورت کا تھا، کتنی مقدار میں اس نے پیا، کیا اس کا پینا پانچ دفعہ کے برابر تھا یا نہیں؟

(3) اس بات میں بھی شک ہے کہ اس دودھ میں کسی دوسری عورت کا بھی دودھ شامل ہو اور جہاں شک ہو وہاں حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

ابن قدامہ لکھتے ہیں:

''اگر رضاع کے وجود میں شک ہو یا اس کے عدد کے بارے میں کہ پورے پانچ مرتبہ ہوا یا نہیں؟ تو حرمت ثابت نہیں ہوگی کیونکہ یقین شک کی بنا پر زائل نہیں ہوتا جیسا کہ طلاق کے ہونے یا نہ ہونے میں شک ہو۔''

اس رائے کے حامل شیخ عبداللطیف حمزہ سابق مفتی مصر بھی رہے ہیں، یعنی دودھ بینک سے حاصل کردہ دودھ سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور اس رائے سے شام کے مشہور عالم مصطفیٰ الزرقاء نے بھی اتفاق کیا ہے۔

میرا رحجان بھی اسی رائے کی طرف ہے، الا یہ کہ دودھ بینک میں ہر عورت کا دودھ علیحدہ علیحدہ محفوظ کیا گیا ہو اور اس عورت کا نام و پتہ بھی بچے کے کفیلوں کو دیا جائے لیکن اگر یہ دودھ مختلف ہو تو پھر مندرجہ بالا دلائل کی بنا پر حرمت ثابت نہیں ہوگی۔ واللہ اعلم

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

حلال وحرام کے مسائل، صفحہ: 349